انسانی دودھ کی خرید وفروخت اور رضاعت کے مسائل

Buying and Selling of Human Milk and Foster Relationships

خیر محمد آصف میمن*

Abstract:

This paper discusses the Islamic jurisprudence as well as the scientific stance regarding breast feeding. Breast feeding is a natural gift for a new born baby, which not only nourishes the infant but also provides great immunity to him. The new scientific research has clarified its importance by calling it the most essential element giving natural immunity that keeps a child healthy and free of diseases.

Many developed countries have started "Human Milk Banks" as we have blood banks here. The Human Milk banks provide milk which is like natural food to deprived infants. By taking the milk from "Milk Banks" it creates serious moral and religious problems in the context of motherhood and family relations. This can even cause problems like declaring "Hurmat-e-Nikāḥ".

In this paper such issues are elaborated in the light of Qur'an, Sunnah and Islamic jurisprudence.

Keywords: Human milk, Breast feeding, Infant, Raḍāat, Milk bank, Hurmat-e-Nikāḥ, Foster age, Foster Mother.

تعارف:

سائنس کی ترقی نے ایک طرف انسان کو بیش بہا سہولیات دی ہیں مگر دوسری طرف ان سہولیات کے ساتھ نئے نئے مسائل اور پیچیدگیاں بھی پیدا ہورہی ہیں، دورِ حاضر کے ان بیشمار مسائل میں سے ایک "ملک بینکس" (Milk banks) کا قیام ہے۔ موجودہ زمانے میں بلڈ بینکس(Blood banks) کی طرح عورتوں کے دودھ کے (Milk bank) قائم ہونا شروع ہوگئے ہیں، یہ بینک عورتوں سے دودھ

---

* ریسرچ سکالر، سندھ یونیورسٹی، جامشورو۔

خرید کر اس کو جمع کرتی ہیں پھر قیمتاً یہ دودھ بیچتی ہیں تاکہ ماں یا مرضعہ (Foster Mother) کے دودھ کے بدلے بچے اس سے غذا حاصل کریں۔

....

پیش آمدہ مسائل:

عورت کے دودھ کی خرید وفروخت سے بہت سارے سوالات جنم لیتے ہیں مثلاً: بچے کا ایسا دودھ پینے کا کیا حکم ہے؟ کیا بچے اور جس عورت کا دودھ ہے اس میں حرمت پیدا ہو گی؟ کیا یہ عورت اس بچہ کی رضاعی ماں بن جائے گی اور یہ بچہ اس عورت کی دوسری اولاد سے نکاح نہ کر سکے گا؟ کیا عورتوں کے دودھ کی خرید و فروخت جائز ہے؟ اور اس مخلوط دودھ (یہ دودھ بسااوقات کئی عورتوں کا مخلوط دودھ ہوتا ہے) پینے سے کیا اثرات مرتب ہونگے؟ درج ذیل میں ہم مذکورہ سوالات کا جائزہ لیں گے۔

اللہ تبارک و تعالی کی ذات باحکمت ہے اور فعلِ حکیم حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ جو انسان بھی اللہ تعالیٰ کے اوامر (Orders) اور نواہی (Prohibits) میں غور کرے گا تو اس میں ضرور کوئی حکمت پائے گا۔ اللہ تعالی نے مخلوق کی تخلیق فرمائی اور علمائے کرام نے تخلیقِ خلق کے پانچ مقاصد فرمائے ہیں، چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ "المستصفی" میں فرماتے ہیں:

"مقصود الشرع من الخلق خمسة وهو أن يحفظ عليهم دينهم و نفسهم وعقلهم ونسلهم ومالهم ، فكل مايتضمن حفظ هذه الأصول الخمسة فهو مصلحة ،وكل مايفوت الأصول فهو مفسدة ودفعها مصلحة"(۱)

ترجمہ: مخلوق کی خلقت سے شرع کا مقصد پانچ باتیں ہیں، وہ یہ کہ ان کے دین، نفس، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کرے، ہر وہ چیز جو ان پانچ باتوں کی حفاظت کی مضمون ہو وہ مصلحت ہے اور ہر وہ چیز جو ان اصول کو فوت کرے وہ مفسدہ ہے، اور اس کو دور کرنا مصلحت ہے۔

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے نسل کی حفاظت کو دین اور نفس کی حفاظت کے لیے مکمل قرار دیا ہے اور اس کی ایک لطیف توجیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کبیرہ گناہوں میں سے تین اکبر الکبائر شرک، ناحق قتل اور زنا ہیں جن کو اللہ تبارک و تعالی نے بالترتیب درج ذیل آیت میں بیان فرمایا ہے:

"وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا" (۲)

ترجمہ: "اور وہ لوگ نہیں پکارتے اللہ کے سوا دوسرے حاکم کو اور نہیں کرتے خون جان کا جو منع کر دی اللہ نے مگر جہاں چاہئے اور بدکاری نہیں کرتے" (۳)

یہ ترتیب معقولی بھی ہے وہ اس طرح کہ اللہ تعالی نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے اور انسان کی بقا جسم کے ساتھ ہے اور انسانیت کی بقا نکاح اور نسل کے ساتھ ہے۔ کفر مقصدِ زندگی یعنی اللہ تعالی کی عبادت کے منافی ہے، قتل انسانوں کے لیے باعثِ فساد ہے اور زنا مستقبل کی انسانیت کے لیے فساد کا باعث ہے۔ فسادِ حالی فسادِ مستقبل سے شدید ہونے کی وجہ سے قتل کو مقدم ذکر کیا گیا ہے۔ (۴)

اگر نسلِ انسانی کی حفاظت نہ ہو تو نوعِ انسانی کے ساتھ ساتھ مقصدِ تخلیق انسانی یعنی عبادت بھی محفوظ نہ ہوگی۔ اللہ تعالی نے نسل انسانی کی حفاظت فرمائی اور اس کے لئے بہت ساری ہدایات اور احکامات عطا فرمائے جن میں نکاح کرنے کی ترغیب و فضیلت، گواہوں کا تقرر، طرفین کے حقوق کی رعایت کے ساتھ ساتھ بدنظری، مردوں اور عورتوں کے باہمی اختلاط اور کشفِ عورت کی حرمت کے ساتھ رضاعت کے احکام شامل ہیں۔

رضاعت دودھ کے واسطے سے ثابت ہوتی ہے۔ دودھ کو لبن کہا جاتا ہے، یہ اسم جنس ہے، اس کی جمع البان آتی ہے، اس کی مفرد لبنۃ ہے، اس کا باب ضرب اور نصر ہے۔ (۵) دودھ اللہ تعالی کی ایک بیش بہا دولت ہے، اللہ تعالی نے دودھ کی نعمت کو قرآن مجید میں ایک احسان کے طور پر ذکر کیا ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ" (۶)

ترجمہ: اور تمہارے واسطے چوپایوں میں سوچنے کی جگہ ہے، پلاتے ہیں تم کو اس کے پیٹ کی چیزوں میں سے گوبر اور لہو کے بیچ میں سے (درمیان سے) دودھ ستھرا، خوشگوار پینے والوں کے لیے۔ (۷)

چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں " جو بھی اللہ تعالی کی صنعتِ عجیبہ دودھ کے مختلف چیزوں میں مختلط ہونے اور دودھ کے تیار ہونے اور اس کے جاری ہونے کی

جگہ اور اس کے بننے کے اسباب اور جانوروں کی تسخیر میں غور و فکر کرے گا تو انسان اللہ تعالی کے علم، قدرت، حکمت اور رحمت کا اقرار کئے بغیر رہ نہیں سکے گا۔[۸]

ماں کے دودھ کی اہمیت:

بچہ جیسے ہی پیدا ہوتا ہے تو اسے ماں کے دودھ کی شکل میں اس بھرپور غذائیت کی ضرورت ہوتی ہے جس سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ کار یہ پہلے سے سیکھ کر آیا ہوتا ہے۔ ماں کا دودھ بچے کیلئے ایک مکمل غذا ہے۔ بچے کو اس دودھ میں وہ تمام اجزا مل جاتے ہیں جو اس کی ساخت اور نشوونما کیلئے ضروری ہوتے ہیں۔ "عالمی ادرہ صحت" کے مطابق تقریبا تمام مائیں اپنے بچوں کو کامیابی سے دودھ پلا سکتی ہیں، یہ ٹائم بچے کی پیدائش کے ایک گھنٹے کے اندر سے شروع ہو کر چھ ماہ تک جاری رہتا ہے، اس کو دوسری غذاوں کے ساتھ دو سال تک جاری رکھا جا سکتا ہے۔ اس عمل کے مثبت اثرات بچے اور ماں کی صحت پر واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔[۹]

یہ دودھ بچے کو (Chronic diseases) یعنی مستقبل کی بیماریوں جیسے ڈائبٹک ٹائپ ون، ٹائپ ٹو (Diabetes I-II)، بلڈ پریشر، کولسٹرول، چمڑی، دمہ اور موٹاپے وغیرہ جیسی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔[۱۰] نیز یہ دودھ بچے کو ڈائریا، نمونیا، کان اور پیشاب کے امراض سے بھی محفوظ رکھتا ہے اور ماں کو چھاتی اور رحم کے کینسر (Breast cancer and ovarian cancer) سے بھی بچاتا ہے۔[۱۱] کچھ ایسی بیماریوں کے کیس بھی رپورٹ ہوئے ہیں جس میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس بیماری کی وجہ ماں کا عارضی طور پر یا مستقل طور پر بچے کو دودھ نہ پلانا ہے۔[۱۲]

بچے کو ایک دن میں کتنا دودھ کافی ہوتا ہے؟

یہ بات حتمی طور پر نہیں کہی جا سکتی کیونکہ یہ ہر بچے کی صحت، عادت اور عمر پر منحصر ہے مگر اس کا جواب دینے کے لیے نیچے دیا گیا فارمولا مددگار ہوگا۔ ایک بچہ ۲۴ گھنٹوں میں ۲ء۵ اونس دودھ پر پاونڈ (ایک اونس تقریبا ۲۸ء۳۴ گرام اور ایک پاونڈ تقریبا ۰ء۴۵ کلو گرام کا ہوتا ہے) اپنے وزن کے اعتبار سے استعمال کرتا ہے، مثلا ۸ پاونڈ کے بچے کو ۲۴ گھنٹے میں ۲۰ اونس دودھ کی ضرورت ہوگی اور وہ ۸ سے ۱۰ مرتبہ ایک دن میں ۲ سے ۲ء۵ اونس دودھ ایک وقت استعمال کرے گا۔[۱۳]

حقیقی ماں کا دودھ نہ پلانا:

بچے کے لئے ماں کا دودھ وہ انمول غذا ہوتی ہے جو ابتدائی ایام کی تمام ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں بچے کو دو سال تک دودھ پلانے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

" وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ"(١٤)

"اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دوسال تک دودھ پلائیں یہ مدت ان کے لیے ہے
جو رضاعت کی مدت پوری کرنا چاہیں"

اگر بچہ اس عمر کے دوران دودھ سے مستغنی ہوگیا اور والدین باہم رضامندی سے دو سال سے پہلے دودھ چھڑانا چاہیں تو اس کی بھی اجازت دی گئی ہے۔ مفتٰی بہ قول کے مطابق عمومی حالات میں دو سال کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں۔ اگر بچہ انتہائی ہی کمزور ہو اس کے گذارہ دودھ کے علاوہ اور کسی چیز پر نہ ہوتا ہو تو اس کو ڈھائی سال تک دودھ پلانے کی گنجائش ہے۔(۱۵)لیکن حرمت نکاح کے لیے ڈھائی سال کی مدت ہے یعنی اگر ڈھائی سال کے اندر بچہ کسی عورت کا دودھ پیئے گا تو وہ عورت اس کی ماں اور اس کی اولاد اس بچہ کے بہن، بھائی بن جائیں گے۔(۱۶)

ماں کا بچے کو دودھ نہ پلانے کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے ایک ماں کا کسی متعدی بیماری میں مبتلا ہونا ہے،اس صورت میں بچے کو بیماری لاحق ہو جانے کے خطرے کی بناء پر بعض مائیں اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتیں۔ایک وجہ ماں کو دودھ کا نہ آنا یا اس کا بچے کی طبیعت کے موافق نہ ہونا بھی ہے۔اس کے علاوہ ماؤں کو وقت کا نہ ملنا بھی ایک وجہ بیان کی جاتی ہے کیونکہ کہ چھاتی سے دودھ پلانا ایک دن میں اوسطاً چار گھنٹے لیتا ہے جس کے باعث مصروف مائیں اس عمل کو ترک کر رہی ہیں جس کے باعث بچہ ماں کے ساتھ لپٹ کر قربت، اپنائیت، پیار، جسمانی حرارت اور خوراک حاصل کرنے سے محروم ہو جاتا ہے۔جو مائیں اپنے بچوں کو اپنا دودھ پلاتی ہیں ان کے دل میں بچے سے نسبتاً زیادہ محبت ہوا کرتی ہے، اسی طرح وہ بچہ بھی اپنی ماں سے زیادہ محبت کرتا ہے، یہ بات بوتل یا کسی اور طریقہ سے حاصل شدہ دودھ میں نہیں ہو سکتی۔اگر کسی وجہ سے ماں دودھ نہیں پلاتی تو اسلام نے "اجارۃ الظئر "کے تفصیلی احکامات دیئے ہیں کہ کوئی سمجھدار عورت بچہ کو دودھ پلانے کی لیے اجارہ پر رکھی جائے جس کی اجرت بچے کے والد کے ذمہ ہوگی۔(۱۷)

بچے پر رضاعت کی وجہ سے جاری ہونے والالے اثرات:

رضاعت (دودھ پلانے سے) سے نکاح کی حرمت اور اس کے توابع یعنی بچہ اور مرضعہ (Suckling Mother) اور ان کی اولاد وغیرہ کے درمیان نکاح کا عدم جواز، رشتہ داری کا قائم ہو جانا،ان کو دیکھنے، باتیں کرنے اور سفر کی اجازت ثابت ہو جاتی ہے مگر اس کے علاوہ دوسرے عمومی احکام جیسے میراث

کا جاری ہونا، نفقہ کا لزوم، شہادت کا رد ہونا، عاقلہ کا ثبوت اور قصاص کا سقوط جیسے احکام ثابت نہیں ہونگے۔

آج کل ملِکْ بینک (Milk bank) مختلف عورتوں سے دودھ خرید کر دوسرے خریداروں کو یہ دودھ بیچتی ہیں، خریدار بچوں کو چمچ، بوتل وغیرہ سے دودھ پلاتے ہیں، اس میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ رضاعت کے ثبوت کے لیے پستان سے دودھ پینا ضروری ہے یا چمچ، گلاس وغیرہ سے بھی دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہو جائے گی ؟اس کا جواب یہ ہے کہ رضاعت کے ثبوت کے لیے پیٹ میں دودھ کا جانا ضروری ہے چاہے کسی بھی طرح ہو۔ ائمہ اربعہ کے ہاں بچے کے پیٹ میں دودھ پہنچ جانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے، چاہے پستان کے ذریعے سے ہو یا بوتل، چمچ وغیرہ سے ہو، استدلال سنن بیہقی کی یہ روایت ہے:

"لارضاع الّا ما أنشز العظم و أنبت اللحم"(۱۸)

"اس رضاعت کا اعتبار ہے جس سے گوشت اور ہڈیاں بنیں۔"

ان طریقوں سے دودھ پلانے میں بھی بچے کی نشو و نما ہوتی ہے، اس لیے ان سے بھی رضاعت ثابت ہوگی۔ حرمتِ رضاعت کے ثبوت کے لئے صرف حلق کے راستہ سے دودھ پینا ضروری نہیں بلکہ ناک کے ذریعہ پیٹ میں دودھ پہنچنے سے بھی حرمت ثابت ہو جائے گی کیونکہ دودھ پیٹ میں پہنچنے کی اہمیت ہے، طریقہ استعمال کی نہیں بشرطیکہ مدتِ رضاعت کے اندر پہنچے البتہ اگر پیٹ کے زخم کے ذریعے بچے کے پیٹ میں دودھ داخل ہوا تو اس سے رضاعت ثابت نہ ہوگی، ایسے ہی اگر بچے کو پستان منہ میں دیا گیا مگر بچے نے دودھ نہیں پیا تو اس صورت میں بھی رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔(۱۹)

مِلکْ بینکس کے قیام کے مفاسد:

سب سے پہلا بڑا ضرر یہ ہوتا ہے کہ ملک بینک قائم کرنے والے مختلف علاقوں اور نسلوں کی عورتوں کا دودھ حاصل کرکے جمع کرکے اس کی خرید و فروخت کرتے ہیں، ان عورتوں کا نام اور پتہ بھی معلوم نہیں ہوتا، بچہ ایک ہی وقت میں کئی کئی عورتوں کا دودھ پیتا ہے، مسلسل دو سال تک ایسا دودھ پینے سے اس عرصہ کے دوران یہ سینکڑوں عورتوں کا دودھ پی چکا ہوتا ہے، جس سے رضاعت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے، نسبی رشتہ داروں کی طرح رضاعی رشتہ داروں سے نکاح کرنا بھی حرام ہے، قرآن مجید نے محرم عورتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

" وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ " (۲۰) **"اور جن ماؤں نے تم کو دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں "**(۲۱)

معجم الکبیر للطبرانی کی ایک روایت ہے:

"يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب"(۲۲) یعنی جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

حرمت رضاعت کی وجہ سے دودھ پلانے والی تمام عورتیں اس بچے کی مائیں اور عورتوں کے بیٹے ، بیٹیاں اس بچے کے بہن، بھائی بن جاتے ہیں اور اس بچے کی اولاد ان عورتوں کے پوتے، پوتیاں، نواسے اور نواسیاں بن جاتی ہیں ،ایسے ہی چچا، ماموں، خالہ اور پھوپی وغیرہ کے سارے رشتے قائم ہو جاتے ہیں۔ایسی صورتحال میں بچہ اگر بڑے ہونے کے بعد ان عورتوں سے جن کا دودھ پیا ہے یا ان کی اولاد یا ان عورتوں کے اصول یا بہن بھائیوں وغیرہ سے نکاح کرے گا تو یہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب اور حدود اللہ کو پھلاندنے والا ہوگا۔

بازاری عورتوں کا دودھ پینے سے بچے پر ان کا اخلاقی اثر:

فقہاء کرام نے فاجرہ اور مشرکہ عورت کا دودھ پلانے کو مکروہ فرمایا ہے، اس لیے کہ بچے پر بھی ان کے فسق و فجور اور شرک کے اثرات مرتب ہونگے اور ایسی عورتوں کا دودھ پلانے میں بچہ کو عار لاحق ہوگی، بسا اوقات ان کی محبت کی وجہ سے بچہ اس گناہ اور شرک کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔مرضعہ کے اثرات بچے کی طرف منتقل ہونے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے بچے کو بے وقوف عورت کا دودھ پلانے سے منع فرمایا ہے، سنن البیھقی کی روایت ہے:

" نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تسترضع الحمقاء فإن اللبن يشبه "(۲۳)

ترجمہ :آپ ﷺ نے بے وقوف عورت کو دودھ پلانے پر مقرر کرنے سے منع فرمایا ہے بے شک دودھ (عورت کے) مشابہ ہوتا ہے۔

ایسے ہی غیر مسلمہ، فاسقہ اور زانیہ کا دودھ پلانا بھی منع ہے چنانچہ علامہ ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مایہ ناز کتاب "الشرح الکبیر" میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ یہ ارشاد نقل فرمایا ہے:

"قال عمر بن الخطاب وعمر بن عبد العزيز رضي الله عنهما:

اللبن يشتبه فلا تستق من يهوديه ولا نصرانية ولا زانية"(۲٤)

ترجمہ : حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالی عنہما نے ارشاد فرمایا کہ "دودھ (آدمی کے) مشابہ ہوتا ہے،اس لیے آپ یہودیہ، نصرانیہ اور زانیہ سے (بچے کو) دودھ نہ پلائیں۔

صاحب بحر رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں بے وقوف اور بازاری عورت کو دودھ پلانے کے لیے رکھنا بچے کو ہلاک کرنے کے مترادف ہے کیونکہ یہ نہ بچے کی حفاظت کرے گی اور نہ وہ خود نقصان دہ اشیاء سے بچے گی، جس سے اس کا دودھ فاسد ہونے کی وجہ سے بچے کو نقصان ہوگا۔(۲۵)

نکاح کا درست نہ ہونا:

جب بچہ دو یا زیادہ عورتوں کا مختلط دودھ پیتا ہے تو دونوں سے رضاعت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے،یہی قول احناف کے ہاں مفتی بہ ہے یعنی اس میں کثرت کو نہیں دیکھا جائے گا۔(۲۶) ہاں البتہ اگر عورت کا دودھ پانی سے مل جائے یا کسی دوائی میں ڈالا جائے یا بکری یا دوسرے جانور کے دودھ سے ملا دیا جائے تو ان صورتوں میں اکثریت کا اعتبار ہوگا،اگر دودھ اکثر ہوگا تو رضاعت ثابت ہوگی وگرنہ نہیں۔ایسے ہی اگر اس دودھ سے پنیر، مکھن یا کھانا وغیرہ بنا دیا گیا اور بچے نے اس کو مدت کے اندر استعمال کر دیا تو اس سے رضاعت ثابت نہیں ہوگی کیونکہ لبن کا نام اس سے زائل ہو گیا۔(۲۷) مِلک بینک کا دودھ پینے کی صورت میں بچے اور مرضعہ کے درمیان رضاعت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے اس لئے یہ بچہ عورت کے اصول اور فروع میں سے کسی سے نکاح نہیں کر سکتا مگر رضاعت کے ثبوت کے لیے شرعاً دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے، صرف ایک عورت یا ایک مرد اور ایک عورت کی شہادت سے حرمت ثابت نہیں ہوگی۔(۲۸) رد المحتار میں ہے:

"والواجب على النساء أن لا يرضعن كل صبي من غير ضرورة، وإذا أرضعن فليحفظن ذلك وليشهرنه ويكتبنه احتياطا اهـ" (۲۹)

ترجمہ: " عورتوں پر یہ بات واجب ہے کہ بغیر ضرورت کے کسی بچے کو دودھ نہ پلائیں، جن بچوں کو وہ دودھ پلائیں ان کا نام،نسب وغیرہ اپنے پاس لکھ کر محفوظ رکھیں اور اس رضاعت کو معاشرہ میں مشہور کر دیں (تاکہ کوئی ناجائز نکاح منعقد نہ ہو۔)

فقہائے کرام نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ حالتِ اضطرار کے علاوہ عورت کو خاوند کی اجازت کے بغیر کسی بچے کو دودھ پلانا مکروہ ہے۔اگر کسی بچے یا بچی کو ایک علاقے کے کئی خواتین نے دودھ پلایا اور یہ بچہ یا بچی اس علاقے میں شادی کرنا چاہیں اور رضاعت پر کوئی دلیل اور شہادت موجود ہو

تو رضیع اور مرضعہ کے اور ان کے اصول وفروع کے مابین نکاح کرنا درست نہیں اور اگر رضاعت پر کوئی دلیل اور شہادت موجود نہ ہو تو قیاساً تو یہ نکاح درست نہیں ہونا چاہئے مگر استحساناً یہ نکاح درست ہے، چنانچہ علامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ولو أرضعها أكثر أهل قرية ثم لم يدر من أرضعها فأراد أحدهم تزوجها إن لم تظهر علامة ولم يشهد بذلك جاز" (۳۰)

ترجمہ: اگر کسی کو بستی کی بہت سی عورتوں نے دودھ پلایا اور پھر معلوم نہ ہوتا ہو کہ کس کس نے اس کو دودھ پلایا ہے، پھر کسی بچے نے بستی کی کسی عورت سے شادی کاارادہ کیا اگر رضاعت کی کوئی علامت اور شاہد بھی نہ ہو تو اس وقت یہ نکاح جائز ہوگا۔

متعدی بیماریوں کا پیدا ہونا:

بعض اوقات عورتیں مختلف بیماریوں میں گھری ہوتی ہیں، دودھ کے ذریعہ سے یہ بیماریاں اس معصوم بچے کے جسم میں منتقل ہوتی ہیں، جدید سائنس ایسی بہت ساری بیماریوں اور جراثیم کے علاج سے عاجز آگئی ہے، جیسے ایڈز (Aids) وغیرہ۔ مستقبل میں جیسے جیسے ماں کے دودھ کی اہمیت اور حصول کا طریقہ کار واضح ہوتا جائے گا ایسے ہی اس کی طلب میں بھی اضافہ ہوتا جائے گا۔ امریکا اور یورپ کے ممالک میں جہاں آنکھ، گردہ، خون اور جگر وغیرہ اعضاء کا انتقال (Transplantation) حکومتی نگرانی کے تحت ہوتا ہے مگر وہاں انسانی دودھ کو محض ایک غذا تسلیم کیا گیا ہے، جس کی خرید وفروخت گلی کوچوں میں ہونے کے باعث HIV، ایڈز اور ہیپاٹائیٹس اور دوسری بیماریوں کے خطرات کئی گنا زیادہ بڑھ گئے ہیں۔

جانوروں کے دودھ کی طہارت اور خرید وفروخت:

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا دودھ ان کی زندگی میں طاہر ہے، البتہ ان کے موت کے بعد مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ کے ظاہر مذہب اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں نجس ہے اور امام ابو حنیفہ اور حنابلہ کی ایک روایت کے مطابق طاہر ہے، باقی جن جانوروں کا گوشت کھانے کی حرمت پر اتفاق ہے ان کا دودھ نجاست کی وجہ سے استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ (۳۱)

احناف، شوافع، حنابلہ کے ہاں تھنوں میں دودھ کی بیع جہالت اور غرر کی وجہ سے جائز نہیں کہ معلوم نہیں کہ تھن میں دودھ ہے یا ہوا وغیرہ، دودھ ہونے کی صورت میں کتنا دودھ موجود ہے؟ دوسری بات کہ دودھ ایک ہی وقت تھن میں جمع نہیں ہوتا بلکہ تھوڑا تھوڑا ہو کر آتا رہتا ہے جس کی وجہ سے مبیع

اور غیر مبیع مختلط ہو جاتی ہے جو بیع کے منافی ہے۔مالکیہ کے ہاں اگر کچھ متعین جانوروں کا ایک، دو ماہ کے لیے دودھ بیچا جائے تو یہ بیع ان کے ہاں جائز ہے۔(۳۲)

انسانی دودھ کی خرید وفروخت:

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسانی دودھ کا کاروبار درست ہے یا نہیں؟اس میں حضرات فقہائے کرام کی دو آراء ہیں، حضرات احناف عدمِ جواز جبکہ ائمہ ثلاثہ جواز کے قائل ہیں۔

مالکیہ،شافعیہ اور حنابلہ کی اصح روایت کے مطابق اگر انسان کا دودھ الگ برتن میں بیچا جائے تو اس کی بیع درست ہے،دلیل میں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ پاک، نفع مند چیز ہے، جیسے اس دودھ کا پینا جائز ہے ایسے ہی اس کی خرید وفروخت دوسرے جانورں کے دودھ پر قیاس کرتے ہوئے جائز ہے،احناف کے مذہب اور حنابلہ کی ایک روایت کے مطابق انسان کے دودھ کی بیع عدمِ مالیت اور حضرتِ انسان کا جزء ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔یہ حضرات انسانی دودھ میں بیع کے جواز کی ابتدائی شرط مالیت کے ہونے سے انکار کرتے ہیں،دلیل اجماع اور قیاس ہے،اجماع یہ کہ "ولد مغرور"(آزاد عورت یا غیر کی باندی کسی آدمی کو مطلق باندی کہہ کر بیچی گئی جس سے اس مشتری کو اولاد ہوئی) میں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ قیمت اور عقر (باندی کی مہر) کا فیصلہ فرمایا،یہ فیصلہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مشاورت اور ان کی موجودگی میں ہوا، ان حضرات نے دودھ کی قیمت کا فیصلہ نہیں فرمایا،اگر یہ مال ہوتا تو ضرور اس کو بھی فیصلہ میں شامل فرماتے۔قیاس بھی اس بیع کے عدم جواز کا متقاضی ہے وہ اس طرح کہ یہ دودھ ہر کسی کے لیے استعمال کرنا درست نہیں، صرف بچوں کے لیے بطور غذا جائز ہےاور جس چیز سے عمومی حالات میں انتفاع لینا حرام ہو وہ مال نہیں ہوتا۔(۳۳)

"Milk banks" کے قیام سے دودھ خریدنے میں بلکہ باقاعدہ اس کو کاروبار بنانے میں اس کی حوصلہ افزائی ہے جو شرعاً ممنوع ہے، لیکن ماں کے علاوہ بچے کو کسی دوسری عورت کا دودھ پلانا ضروری ہو اور وہ بلا قیمت نہ مل سکتا ہو تو اس کا خریدنا ضرورتاً جائز ہوگا، مگر بائع کے لیے اس کی قیمت کا استعمال ہر گز جائز نہ ہوگا، اس کی نظیر خنزیر کے بال کا بغرض ''خرز'' یعنی سینے کے لیے استعمال ہے کہ زمانِ ماضی میں موزے وغیرہ کی سلائی میں یہ استعمال ہوتا تھا اور اس کا کوئی دوسرا متبادل نہیں تھا، ایسی صورت میں علمائے کرام کا فتویٰ تھا کہ اگر یہ بال بغیر قیمت کے نہ ملے تو اسے خریدنا تو جائز ہوگا مگر بیچنے والے کے لیے اس کی قیمت کا استعمال حلال نہیں۔(۳۴) دوسری بات یہ ہے کہ یہ کاروبار انسانی عزت اور شرافت کے خلاف ہے،اسلام نے انسان کو عزت و کرامت اور بلند درجہ عطا فرمایا ہے، چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"ولقد كرمنا بني آدم" [۳۵] ترجمہ: اور ہم نے عزت دی ہے آدم کی اولاد کو [۳۶]

انسان معزز و مکرم ہےاور یہ بات جائز نہیں کہ اس کے اجزاء عام اشیاء کی طرح بازار میں بیچے اور خریدے جائیں۔ انسان کا دودھ بیچنے میں اس کی ذلت ہے کہ بکریوں اور بھینسوں کی طرح ان سے دودھ دوہا جائے، صبح شام دودھ اترنے کا انتظار کیا جائے۔

خلاصہ: (Conclusion):

اس کاروبار میں بہت سارے مفاسد ہیں جن کو شمار کرنا مشکل ہے، اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کاروبار سے بچا جائے اور اس کی برائیوں کو معاشرے تک پہنچایا جائے تاکہ ہمارے علاقے اور ملک میں اس کاروبار کے شروع ہونے سے پہلے ہی لوگ اس کی خرابیوں سے واقف ہو چکے ہوں۔ نیز بچے کو ایسا دودھ پلانے میں بہت خراب اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کا مضر ہونا کسی بھی ادنیٰ شعور رکھنے والے پر مخفی نہیں، ہم نے اجمالاً کچھ مضر اثرات اور نقصانات ذکر کئے ہیں ورنہ حقیقت میں خرابیاں اس سے زائد ہیں۔

حوالہ جات

(۱) الغزالي، أبو حامد محمد بن محمد الطوسي (المتوفى:۵۰۵ھ)، المستصفى فى علم الاصول، تحقيق: محمد عبد السلام عبد الشافي، بيروت، دار الكتب العلمية، الطبعة، الأولى، ۱۴۱۳ھ، ص ۱۷۴

(۲) الفرقان:۶۸

(۳) شیخ الہند، مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ، المتوفی ۱۳۳۹ھ، ترجمہ شیخ الہند، الفرقان: ۶۸

(۴) البدوي، يوسف احمد محمد، مقاصد الشريعة عند ابن تيميه، اردن، دار النفائس، ۲۰۰۰م، ص ۴۷۳

(۵) الجوهري، أبو نصر إسماعيل بن حماد الفارابي (المتوفى:۳۹۳ھ)، الصحاح تاج اللغة وصحاح العربية، تحقيق: أحمد عبد الغفور عطار، بيروت، دار العلم للملايين، الطبعة الرابعة ۱۴۰۷ ھ، ج۶، ص ۲۱۹۱

(۶)　النحل: ٦٦

(۷)　شیخ الہند، ترجمہ شیخ الہند، محولہ، النحل: ۶۶

(۸)　الألوسي، شهاب الدين محمود بن عبد الله الحسيني (المتوفى: ۱۲۷۰هـ)، روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني، المحقق: علي عبد الباري عطية، بيروت، دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، ۱۴۱۵هـ، ج۷، ص ۳۳۵

(9)　World Health Organization, WHO/NMH/NHD/09.01, WHO/ FCH/ CAH/09.0, Acceptable medical reasons for use of Breast- milk substitutes

(10)　Evidence on the long-term effects of breastfeeding: systematic reviews and meta-analyses. Geneva, World Health Organization, 2007.

(11)　León-Cava N et al. quantifying the benefits of breastfeeding: a summary of the evidence. Washington, DC, Pan American Health Organization, 2002 (http://www.paho.org/English /AD/FCH/ BOB-Main.htm, accessed 26 June 2008

(12)　Resolution WHA39.28. Infant and Young Child Feeding. In: Thirty-ninth World Health Assembly, Geneva, 5–16 May 1986. Volume 1. Resolutions and records. Final. Geneva, World Health Organization, 1986 (WHA39/1986/ REC/1), Annex 6:122–135.

(13)　http://www.onlythebreast.com/buy-sell-donate-breast-milk/buyer-tips/

(۱۴)　البقرة: ۲۳۳

(۱۵)　ابن عابدين ،محمد امين بن عمر بن عبد العزيز (المتوفى۱۲۵۲هـ)، رد المحتار على الدر المختار، باب الرضاع، طبع بدون طبعة وبدون تاريخ، كراتشى، ايج ايم سعيد، ج۳، ص۲۱۱

(۱۶)　لاجپوری، مفتی سید عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ، فتاوی رحیمیہ، کراچی، دار الاشاعت اردو بازار، طبع اول، ۲۰۰۹ء، ج۸، ص۲۴۹

(۱۷)　السرخسي، شمس الدين أبو بكر محمد بن أبي سهل، المبسوط للسرخسي ، بيروت، دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، الطبعة الأولى، ۱۴۲۱هـ، ج۱۵، ص ۲۱۶

(۱۸)　البيهقي، أبو بكر أحمد بن الحسين، (المتوفى:۴۵۸هـ)، السنن الصغير للبيهقي، المحقق: عبد المعطي أمين قلعجي، كراتشي جامعة الدراسات الإسلامية، الطبعة الأولى، ۱۴۱۰هـ، باب في رضاعة الكبير، ج۳، ص۱۷۷

(۱۹)　شيخي زاده عبد الرحمن بن محمد بن سليمان (المتوفى:۱۰۷۸هـ)،مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر، بيروت، دار إحياء التراث العربي،طبع بدون طبعة وبدون تاريخ، ج۱،ص ۳۷۵

(۲۰)　النساء: ۲۳

(۲۱)　شیخ الہند، ترجمہ شیخ الہند، محولہ، سورہ النساء: ۲۳

(۲۲) الطبراني، أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب ، المعجم الكبير ، الموصل، مكتبة العلوم والحكم ، الطبعة الثانية، ۱۴۰۴ھ ، ج۳، ص۱۳۹

(۲۳) البيهقي ، أبو بكر أحمد بن الحسين (المتوفى:۴۵۸ھ)، سنن البيهقي الكبرى ، باب ما ورد في اللبن يشبه عليه، المحقق: محمد عبد القادر عطا ، بيروت،دار الكتب العلمية، الطبعة الثالثة ۱۴۲۴ ھ، ج۷ ، ص۷۶۵

(۲٤) ابن قدامة، أبو محمد موفق الدين عبد الله بن أحمد بن محمد المقدسي، (المتوفى: ۶۲۰ھ) المغني لابن قدامة، القاهره، مكتبة القاهرة، طبع بدون طبعة،۱۳۸۸ھ، ج۸، ص۱۹۴

(۲۵) ابن نجيم، زين الدين بن ابراهيم الحنفي (المتوفى ۹۷۰ ھ)، البحر الرائق،كتاب الرضاع، كراتشى،مكتبه رشيديه، طبع بدون طبعة و سنة ،ج۳، ص۳۸۷

(۲۶) ابن نجيم، ،البحر الرائق،محوله، ج۳، ص۲۴۵

(۲۷) لجنة علماء برئاسة نظام الدين البلخي، الفتاوى الهندية، بيروت،دارالفكر، الطبعة الثانية، ۱۳۱۰ ھ، ج۱، ص۳۴۴

(۲۸) گنگوہی، محمود الحسن، مفتی، فتاوی محمودیہ، کراچی، دارالافتاء جامعہ فاروقیہ، سن وطبع ند، ج۱۳، ص۲۰۷

(۲۹) ابن عابدين، محمد امين بن عمر بن عبد العزيز (المتوفى ۱۲۵۲ھ)، رد المختار على الدر المختار ، بيروت، دار الفكر للطباعة والنشر، الطبعة الثانية،۱۴۱۲ھ، ج۳، ص۲۱۲

(۳۰) حصكفى، علاء الدين محمد بن على بن محمد (المتوفى۱۰۸۸ھ)،الدر المختار، بيروت، دارالكتب العلميه ،الطبعة الأولى،۱۴۲۳ھ، ص۲۰۲

(۳۱) لجنه كبار العلماء، الموسوعة الفقهيه، الكويت، وزارة الاوقاف والشئون الاسلاميه،۲۰۰۷م، ج۳۵، ص ۱۹۷

(۳۲) الزحيلى،د۔وهبه ،الفقه الاسلامى و ادلته،دمشق، دار الفكر ، الطَّبعة الرَّابعة ۱۴۳۲ھ، ج۴، ص۱۵۳

(۳۳) الموسوعة الفقهيه، ، محوله، ج۳۵ ،ص۱۹۹

(۳٤) شيخى زاده، عبد الرحمن بن محمد بن سليمان ،(المتوفىٰ۱۰۷۸)،مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر، بيروت، دار الكتب العلمية، الطبعة الثانيه ۱۴۱۹ھ، ج۳، ص۸۵

(۳۵) بنى اسراءيل: ۷۰

(۳۶) شیخ الہند، مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ، المتوفی ۱۳۳۹ھ۔ ترجمہ شیخ الہند، بنی اسرائیل: ۷۰